Open Access
Islamabad Islamicus
Research Journal
pISSN: 2707-7225
eISSN: 2707-7233
www.islamabadislamicus.com
HJRS HEC Journal Recognition System

Protection of Youth Character in the Light of the Prophetic Seerah: An Analytical Study

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کا تحفظ: تجزیاتی مطالعہ

AUTHORS DETAILS

Dr. Hafiz Abdul Rashid
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Director, Seerah al-Nabi ﷺ Chair
Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Islamabad
Email: hafizabdulrashid@fuuast.edu.pk
ORCID ID:0000-000-6324-725X

CITATION	SUBMISSION TIMELINE	ARTICLE QR
Rashid, H. A. Protection of youth character in the light of the Prophetic Seerah: An analytical study. "*Islamabad Islamicus Research Journal*.9, no.1,Jan-Jun (2026):01-15.	**Received:** Jan 15,2026 **Revised:** Feb 27,2026 **Accepted:** Mar 18, 2026 **Published Online: April** :22, 2026	

PUBLICATION & ETHICS STATEMENT	LICENSE
Published by **Islamabad Education & Relief Foundation (IERF), Islamabad, Pakistan.** **© The Authors. No conflict of interest declared.** This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**	CC BY

Indexed & Abstracted In / Research Profiles

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

Protection of Youth Character in the Light of the Prophetic Seerah: An Analytical Study

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کا تحفظ: تجزیاتی مطالعہ

Dr. Hafiz Abdul Rashid
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Director, Seerah al-Nabi Chair,
Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Islamabad
Email Address: hafizabdulrashid@fuuast.edu.pk

ABSTRACT

Young people are the true custodians of a nation's intellectual vitality, moral strength, and cultural identity. The strength of their character serves as the foundation of a righteous society and the guarantee of a prosperous future. In the contemporary era, rapid scientific advancement, digital communication technologies, cultural globalization, intellectual confusion, and moral uncertainty have exposed the younger generation to numerous unprecedented challenges. Consequently, the preservation of their moral character has become a matter of great significance and urgent concern. Materialism, excessive individualism, irresponsible freedom, purposeless entertainment, the negative influence of digital media, and the gradual erosion of social values have become major obstacles to the intellectual, moral, and spiritual development of youth. Under such circumstances, theoretical discussions and legal measures alone cannot adequately address this crisis. Rather, there is a pressing need for a comprehensive and practical model capable of strengthening the human personality from within, refining moral conduct, cultivating balanced thinking, and aligning human behavior with the highest ethical values. Such a complete and everlasting model is embodied in the Seerah of the Prophet Muhammad (ﷺ). The Prophetic model presents faith, honesty, chastity, modesty, trustworthiness, truthfulness, justice, patience, compassion, self-accountability, responsibility, and service to humanity not merely as theoretical ideals but as practical principles implemented throughout every aspect of life. The Seerah of the Prophet (ﷺ) develops the personality of young people in such a way that they acquire intellectual maturity, moral integrity, social responsibility, and spiritual excellence, enabling them to contribute positively in every sphere of life. This research, entitled "Preservation of Youth Character in the Light of the Prophetic Seerah: An Analytical Study," seeks to examine, through an academic and analytical approach, how the teachings and exemplary life of the Prophet Muhammad (ﷺ) provide a comprehensive, practical, and enduring framework for safeguarding the moral character of youth, developing balanced personalities, and establishing a dignified and value-based Islamic society in the face of contemporary moral challenges.

Keywords: Prophetic Seerah, Youth Character, Moral Development, Islamic Ethics, Character Building, Contemporary Challenges.

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

نوجوان کسی بھی قوم کی فکری توانائی، اخلاقی قوت اور تہذیبی شناخت کے حقیقی امین ہوتے ہیں۔ ان کے کردار کی مضبوطی ہی ایک صالح معاشرے کی بنیاد اور روشن مستقبل کی ضمانت سمجھی جاتی ہے۔ موجودہ دور میں جہاں سائنسی ترقی، ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ، ثقافتی یلغار، فکری انتشار اور اخلاقی بے سمتی نے نوجوان نسل کو بے شمار نئے چیلنجز سے دوچار کر دیا ہے، وہاں ان کے کردار کے تحفظ کا مسئلہ نہایت اہم اور فوری توجہ کا متقاضی بن چکا ہے۔ مادہ پرستی، انفرادیت پسندی، غیر ذمہ دارانہ آزادی، بے مقصد تفریح، منفی ابلاغی اثرات اور سماجی اقدار کی کمزوری نوجوانوں کی فکری، اخلاقی اور روحانی تعمیر میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں محض نظری گفتگو یا قانونی اقدامات اس بحران کا مکمل حل فراہم نہیں کر سکتے، بلکہ ایک ایسے عملی اور ہمہ گیر نمونے کی ضرورت ہے جو انسان کی شخصیت کو اندر سے مضبوط کرے، اس کے اخلاق کو سنوارے، اس کی فکر کو اعتدال بخشے اور اس کے اعمال کو اعلیٰ انسانی اقدار سے ہم آہنگ کرے۔ یہ جامع اور دائمی نمونہ سیرتِ طیبہ ﷺ کی صورت میں پوری انسانیت کے سامنے موجود ہے، جہاں ایمان، دیانت، عفت، حیا، امانت، صداقت، عدل، تحمل، شفقت، خود احتسابی، احساسِ ذمہ داری اور خدمتِ خلق جیسی صفات نہ صرف نظری تعلیمات کی شکل میں بیان ہوئی ہیں بلکہ عملی زندگی میں کامل انداز سے نافذ بھی نظر آتی ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ نوجوانوں کی شخصیت کو اس انداز سے تشکیل دیتی ہے کہ وہ فکری پختگی، اخلاقی استقامت، سماجی ذمہ داری اور روحانی بالیدگی کے ساتھ زندگی کے ہر میدان میں مثبت کردار ادا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق "سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کا تحفظ: تجزیاتی مطالعہ" اسی بنیادی حقیقت کو علمی اور تجزیاتی انداز میں واضح کرنے کی کوشش ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ عصرِ حاضر کے اخلاقی بحران میں نوجوانوں کے کردار کے تحفظ، ان کی متوازن شخصیت کی تعمیر اور ایک باوقار اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے کس قدر مؤثر، قابلِ عمل اور دائمی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کی اہمیت

سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ اس حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ اسلامی معاشرے کی تعمیر میں نوجوانوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعوتِ اسلامی کے آغاز ہی سے نوجوانوں کی تعلیم، تربیت، کردار سازی اور قیادت پر خصوصی توجہ دی، کیونکہ یہی طبقہ مستقبل میں دین کا محافظ، معاشرے کا رہنما اور امت کی ترقی کا ضامن بنتا ہے۔ اسلام کے نزدیک نوجوانی صرف جسمانی قوت اور جذبات کا نام نہیں بلکہ یہ انسانی شخصیت کی تشکیل، اخلاقی استحکام، فکری پختگی اور عملی ذمہ داری کا اہم ترین مرحلہ ہے۔ اگر اس مرحلے میں نوجوانوں کی تربیت قرآن و سنت کے

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

مطابق کی جائے تو وہ معاشرے میں عدل، دیانت، اخوت، ایثار اور خدمتِ خلق جیسے اعلیٰ اوصاف کو فروغ دیتے ہیں، لیکن اگر ان کی تربیت سے غفلت برتی جائے تو یہی طبقہ اخلاقی انتشار، فکری بے راہ روی اور معاشرتی بگاڑ کا شکار ہو سکتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ؐ نے نوجوانوں کی کردار سازی کو اپنی دعوت اور اصلاحِ امت کا بنیادی حصہ بنایا اور اپنی عملی زندگی کے ذریعے ایسے نوجوان تیار کیے جنہوں نے مختصر مدت میں پوری دنیا کی تاریخ کا رخ بدل دیا۔

سیرتِ طیبہؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کے کردار کی بنیاد مضبوط ایمان پر رکھی گئی۔ رسول اللہ ؐ نے مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور میں سب سے پہلے نوجوان صحابۂ کرامؓ کے دلوں میں توحید، آخرت، تقویٰ اور اللہ کی محبت پیدا کی۔ جناب علی بن ابی طالبؓ، جناب زبیر بن عوامؓ، جناب سعد بن ابی وقاصؓ، جناب ارقم بن ابی ارقمؓ اور جناب مصعب بن عمیرؓ جیسے نوجوانوں نے دعوتِ اسلام کو قبول کیا اور بعد ازاں اپنے بلند کردار اور غیر متزلزل ایمان کے ذریعے اسلامی معاشرے کی بنیادیں مضبوط کیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیرتِ نبویؐ میں کردار سازی کا پہلا مرحلہ ایمان کی مضبوطی اور اللہ سے تعلق کو مستحکم کرنا ہے۔ قرآن مجید نے رسول اللہ ؐ کی شخصیت کو بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔"[1]

"بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی تمہارے لیے بہترین عملی نمونہ اور کامل رہنمائی ہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کے کردار کی تعمیر کے لیے سب سے مؤثر ذریعہ رسول اکرمؐ کی سیرت اور اسوۂ حسنہ کی پیروی ہے۔ آپؐ نے جس اعلیٰ کردار، رحم دلی، انصاف، دیانت، صبر، عفو و درگزر اور حسنِ اخلاق کا مظاہرہ فرمایا، وہ ہر دور کے نوجوانوں کے لیے کامل نمونہ ہے۔[2]

رسول اللہؐ نے نوجوانوں کی شخصیت میں صداقت اور امانت کو بنیادی مقام دیا۔ بعثت سے پہلے بھی آپؐ "الصادق" اور "الأمین" کے لقب سے معروف تھے، اور بعثت کے بعد بھی آپؐ نے عملی زندگی کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ ایک مسلمان کی اصل پہچان اس کا کردار ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ سچائی کو اپناؤ، کیونکہ سچ بولنا انسان کو نیکی اور راست بازی کی طرف لے جاتا ہے۔[3] یہ تعلیم نوجوانوں کو دیانت، اعتماد اور معاشرتی ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے اور انہیں جھوٹ، دھوکہ اور خیانت سے دور رکھتی ہے۔

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

سیرتِ نبویؐ کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے نوجوانوں کو اعتماد دیا اور ان کی صلاحیتوں کو امت کی خدمت کے لیے استعمال کیا۔ جناب مصعب بن عمیرؓ کو ہجرت سے قبل مدینہ منورہ کا پہلا معلم بنا کر بھیجا گیا۔ انہوں نے اپنی حکمت، حسنِ اخلاق اور دعوتی بصیرت کے ذریعے مدینہ میں اسلام کے فروغ میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔ اسی طرح جناب معاذ بن جبلؓ کو یمن کا قاضی اور معلم مقرر فرمایا، حالانکہ وہ عمر کے اعتبار سے نوجوان تھے۔ یہ واقعات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ سیرتِ نبویؐ میں کردار، علم اور اہلیت کو عمر پر ترجیح دی گئی۔ رسول اللہؐ نے نوجوانوں میں ذمہ داری اور قیادت کا شعور بھی پیدا فرمایا۔ غزوۂ تبوک کے بعد جناب اسامہ بن زیدؓ کو ایک ایسے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا گیا جس میں جناب ابو بکر صدیقؓ اور جناب عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ بھی شامل تھے۔ یہ فیصلہ اس حقیقت کی علامت ہے کہ اگر نوجوان علم، کردار اور صلاحیت میں ممتاز ہوں تو انہیں بڑی سے بڑی ذمہ داری سونپی جا سکتی ہے۔ اس سے نوجوانوں کے اندر خود اعتمادی، احساسِ ذمہ داری اور قیادت کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔

سیرتِ طیبہؐ نوجوانوں کی اخلاقی پاکیزگی کو بھی غیر معمولی اہمیت دیتی ہے۔ رسول اللہؐ نے نوجوانوں کو نگاہوں کی حفاظت، عفت، حیا اور پاکدامنی کی تلقین فرمائی۔ جناب عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے نوجوانوں کو ہدایت فرمائی کہ جو مالی اور جسمانی طور پر نکاح کی ذمہ داری اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہو، اسے نکاح میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ نکاح انسان کی نگاہوں کو پاکیزہ رکھنے اور اس کے کردار و عفت کی حفاظت کا مؤثر ذریعہ ہے۔[4]

یہ حدیث اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اسلام نوجوانوں کے فطری تقاضوں کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ ان کی صحیح اور پاکیزہ رہنمائی فراہم کرتا ہے، تاکہ ان کا کردار ہر قسم کی اخلاقی آلودگی سے محفوظ رہے۔ رسول اللہؐ نے نوجوانوں میں حلم، صبر، برداشت اور عفو و درگزر کی صفات بھی پیدا کیں۔ آپؐ نے کبھی سخت رویے، تذلیل یا حقارت کے ذریعے تربیت نہیں کی بلکہ شفقت، محبت، حکمت اور حسنِ اخلاق کے ذریعے ان کی اصلاح فرمائی۔ جناب انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہؐ کی خدمت کی، لیکن آپؐ نے کبھی سخت لہجے میں سرزنش نہیں فرمائی۔ اس اسلوبِ تربیت نے نوجوانوں کے اندر اعتماد، محبت اور اخلاقی استحکام پیدا کیا، جو بعد میں ان کی شخصیت کا نمایاں وصف بن گیا۔[5]

سیرتِ نبویؐ کا گہرائی سے مطالعہ یہ حقیقت واضح کرتا ہے کہ رسول اللہؐ نے نوجوانوں کو صرف عبادت گزار نہیں بنایا بلکہ انہیں باکردار، باصلاحیت، دیانت دار، باحیا، ذمہ دار، صاحبِ علم اور معاشرے کے مفید افراد کے طور پر تیار کیا۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

یہی نوجوان بعد میں اسلام کے مبلغ، قاضی، سپہ سالار، معلم، منتظم اور مصلح بنے اور انہوں نے دنیا کے مختلف خطوں میں اسلامی تہذیب و تمدن کو فروغ دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نوجوانوں کے کردار کی تعمیر سیرتِ نبویؐ کا بنیادی مقصد تھا، کیونکہ صالح کردار ہی ایک مضبوط خاندان، پرامن معاشرے اور ترقی یافتہ امت کی حقیقی بنیاد ہے۔ لہٰذا موجودہ دور میں بھی اگر نوجوانوں کی تربیت سیرتِ رسول اکرمؐ کے مطابق کی جائے تو اخلاقی زوال، فکری انتشار اور معاشرتی بے راہ روی جیسے مسائل پر مؤثر انداز میں قابو پایا جاسکتا ہے اور ایک ایسا منفرد معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے جو صحیح معنوں میں اسلامی اقدار، انسانی اخوت اور اعلیٰ اخلاق کا آئینہ دار ہو۔

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کے عملی ذرائع

۱۔ ایمان کی مضبوطی

سیرتِ طیبہؐ کا گہرائی سے مطالعہ یہ حقیقت آشکار کرتا ہے کہ نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا پہلا اور بنیادی ذریعہ ایمان کی مضبوطی ہے۔ رسول اللہؐ نے اپنی دعوت کا آغاز احکامِ شریعت سے پہلے عقیدۂ توحید، ایمان بالآخرت اور اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنے سے فرمایا۔ مکی دور میں نازل ہونے والی آیات کا زیادہ تر موضوع ایمان، توحید، آخرت، جزاوسزا اور تزکیۂ نفس تھا، جس کا بنیادی مقصد ایسی شخصیت کی تشکیل تھا جو ہر حال میں اللہ کی رضا کو مقدم رکھے۔ جب نوجوان کے دل میں اللہ کی محبت، اس کی عظمت اور آخرت کی جواب دہی کا یقین راسخ ہو جاتا ہے تو وہ برائی، ظلم، خیانت، بے حیائی اور گناہوں سے خود بخود اجتناب کرتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہؐ نے نوجوان صحابۂ کرامؓ کی تربیت کا آغاز ایمان کی مضبوطی سے کیا، جس کے نتیجے میں وہ تاریخِ اسلام کے عظیم کردار بن کر ابھرے۔

قرآن مجید ایمان اور عملِ صالح کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔"[6]

"یقیناً ایمان لانے والے اور نیک اعمال کرنے والے لوگ ہی سب سے اچھی مخلوق ہیں۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صالح کردار کی بنیاد ایمان ہے۔ ایمان انسان کے باطن کی اصلاح کرتا ہے اور اس کے اعمال کو خیر و بھلائی کی طرف لے جاتا ہے۔ نوجوان جب اپنے عقیدہ کو مضبوط کرتے ہیں تو ان کے اندر دیانت، سچائی، امانت، عدل، صبر اور خدمتِ خلق جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔[7]

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

رسول اللہؐ نوجوانوں کے دلوں میں اللہ پر کامل بھروسہ اور آخرت کی جواب دہی کا احساس پیدا فرمایا کرتے تھے۔ جناب عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہؐ کے ساتھ سواری پر تھا، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے احکام کو محفوظ رکھو، اللہ تمہیں محفوظ رکھے گا، اللہ کے تمام حقوق کی حفاظت کرو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔[8]

یہ حدیث نوجوانوں میں خداخوفی، خود احتسابی اور احساسِ ذمہ داری پیدا کرتی ہے، جو کردار کے تحفظ کی مضبوط بنیاد ہے۔ سیرتِ نبویؐ میں جناب علیؓ، جناب مصعب بن عمیرؓ، جناب زبیر بن عوامؓ، جناب سعد بن ابی وقاصؓ اور دیگر نوجوان صحابہؓ کی تربیت اس انداز سے کی گئی کہ ان کے دلوں میں ایمان کی ایسی مضبوطی پیدا ہوئی جس نے انہیں ہر قسم کے ظلم، آزمائش اور مشکلات کے باوجود دین پر ثابت قدم رکھا۔ یہی مضبوط ایمان ان کے عظیم کردار کا سرچشمہ بنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کے لیے سب سے پہلے ان کے ایمان کو مضبوط کرنا ناگزیر ہے۔

۲۔ قرآنِ کریم سے مضبوط تعلق

نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا دوسرا اہم ذریعہ قرآنِ کریم سے مضبوط تعلق قائم کرنا ہے۔ قرآن مجید صرف عبادات کی کتاب نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کے عقیدہ، عبادت، اخلاق، معاملات اور معاشرت ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ رسول اللہؐ نے نوجوان صحابۂ کرامؓ کو قرآن کی تعلیم، اس کے فہم اور اس پر عمل کی خصوصی تربیت دی۔ آپؐ کے تربیت یافتہ نوجوان قرآن کو محض تلاوت کی حد تک محدود نہیں رکھتے تھے بلکہ اسے اپنی عملی زندگی کا دستور بناتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا کردار قرآن کے احکام کا عملی نمونہ بن گیا۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ۔"[9]

"یقیناً یہ قرآن سب سے زیادہ سیدھے راستے کی طرف لے کر جاتا ہے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ قرآنِ کریم انسان کو اعتدال، پاکیزگی، عدل، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اگر نوجوان روزانہ قرآن کی تلاوت، تدبر اور اس پر عمل کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں تو ان کے کردار میں مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ اخلاقی برائیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔[10] رسول اللہؐ نے قرآن سیکھنے اور سکھانے کو بہترین عمل قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن سیکھنے اور سیکھانے والا سب سے عمدہ اور بہتر ہے۔[11]

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

اسلام آباد اسلامیکس

یہ حدیث نوجوانوں کو قرآن کے ساتھ علمی اور عملی تعلق استوار کرنے کی ترغیب دیتی ہے، کیونکہ قرآن ہی کردار سازی کا سب سے مؤثر سرچشمہ ہے۔ جناب عبداللہ بن مسعودؓ، جناب عبداللہ بن عباسؓ، جناب زید بن ثابتؓ اور جناب معاذ بن جبلؓ جیسے نوجوان صحابہؓ نے قرآنِ کریم کو سیکھ کر نہ صرف اپنی شخصیت کو سنوارا بلکہ پوری امت کی علمی و اخلاقی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ ان کی زندگیاں اس حقیقت کا عملی ثبوت ہیں کہ قرآنِ کریم نوجوانوں کے کردار کی تعمیر اور اس کے تحفظ کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔

۳۔ عبادات اور تزکیۂ نفس

سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا تیسرا بنیادی ذریعہ عبادات اور تزکیۂ نفس ہے۔ اسلام میں عبادات صرف چند ظاہری اعمال کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ انسان کے باطن کی اصلاح، اخلاق کی پاکیزگی اور کردار کی مضبوطی کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ نماز، روزہ، ذکر، دعا، تلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات انسان کے دل میں اللہ کی عظمت پیدا کرتی ہیں اور اسے ہر قسم کی برائی سے بچانے میں مدد دیتی ہیں۔ رسول اللہؐ نے نوجوان صحابہؓ کو عبادات کی پابندی کے ساتھ اخلاص، خشوع اور تقویٰ کی تعلیم دی، تاکہ ان کی عبادت ان کے کردار میں بھی نمایاں ہو۔ قرآنِ کریم نماز کی اصلاحی حیثیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔"[12]

"بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ جو نماز انسان کے کردار پر مثبت اثر ڈالے، وہی حقیقی نماز ہے۔ ایسی نماز نوجوان کو جھوٹ، خیانت، ظلم، فحاشی اور دیگر اخلاقی برائیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔[13] رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔[14]

یہ حدیث اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ عبادت انسان کے اندر عاجزی، انکساری اور اللہ سے تعلق پیدا کرتی ہے، جو کردار کے استحکام کا بنیادی ذریعہ ہے۔ سیرتِ طیبہؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ نوجوانوں کو عبادات کا پابند بنانے کے ساتھ ان کی روحانی تربیت بھی فرماتے تھے۔ آپؐ انہیں ذکرِ الٰہی، دعا، تہجد، استغفار اور محاسبۂ نفس کی تلقین فرماتے تاکہ ان کے اندر ایسی داخلی قوت پیدا ہو جو ہر قسم کے فتنوں اور اخلاقی انحراف کے مقابلے میں ان کے کردار کی حفاظت کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرامؓ کی عبادات ان کے بلند کردار، حسنِ اخلاق اور بے مثال معاشرتی زندگی میں نمایاں نظر آتی ہیں۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

۴۔ صالح صحبت اور نیک ماحول

سیرتِ طیبہؐ کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا چوتھا اہم ذریعہ صالح صحبت اور پاکیزہ ماحول ہے۔ انسان کی شخصیت کی تعمیر میں اس کے دوست، اساتذہ، خاندان اور معاشرتی ماحول بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ نوجوانی چونکہ سیکھنے، متاثر ہونے اور شخصیت کی تشکیل کا دور ہوتا ہے، اس لیے اس مرحلے میں اچھی یا بری صحبت انسان کے مستقبل پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ رسول اللہؐ نے نوجوانوں کی تربیت کے لیے ایسا پاکیزہ ماحول فراہم کیا جس میں ایمان، اخوت، علم، عبادت، حسنِ اخلاق اور احساسِ ذمہ داری کو فروغ حاصل تھا۔ مسجد نبوی، صفہ اور صحابۂ کرامؓ کی مجالس نوجوانوں کی عملی تربیت گاہیں تھیں، جہاں وہ نہ صرف علم حاصل کرتے تھے بلکہ کردار، تہذیب، نظم و ضبط اور حسنِ معاشرت بھی سیکھتے تھے۔ رسول اللہؐ نے صالح صحبت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان اپنے دوست کے دین اور طریقے پر ہوتا ہے، لہٰذا ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔[15]

یہ حدیث نوجوانوں کے لیے ایک بنیادی اصول متعین کرتی ہے کہ انسان کی دوستی اس کے کردار، افکار اور طرزِ زندگی پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر نوجوان صالح، دیندار، بااخلاق اور علم دوست افراد کی صحبت اختیار کریں گے تو ان کی شخصیت بھی انہی اوصاف سے مزین ہوگی، جبکہ بری صحبت انہیں اخلاقی گراوٹ، بے راہ روی اور گناہوں کی طرف لے جاسکتی ہے۔ رسول اللہؐ نے نیک اور بد صحبت کی مثال نہایت جامع انداز میں بیان فرمائی کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال مشک اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے۔[16]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی صحبت انسان کو علم، اخلاق اور نیکی کی خوشبو عطا کرتی ہے، جبکہ بری صحبت اس کے کردار کو آلودہ کر دیتی ہے۔ جناب ارقم بن ابی ارقمؓ کا گھر، جہاں ابتدائی دور میں مسلمان جمع ہوتے تھے، نوجوانوں کی تربیت کا ایک مثالی مرکز تھا۔ اسی ماحول میں جناب علیؓ، جناب سعد بن ابی وقاصؓ، جناب زبیر بن عوامؓ، جناب مصعب بن عمیرؓ اور دیگر نوجوان صحابہؓ نے ایمان، علم اور اعلیٰ اخلاق کی تربیت حاصل کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کردار کی حفاظت کے لیے صالح ماحول کا قیام انتہائی ضروری ہے۔

۵۔ والدین اور اساتذہ کی مؤثر تربیت

نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا پانچواں اہم ذریعہ والدین اور اساتذہ کی دینی و اخلاقی تربیت ہے۔ سیرتِ نبویؐ اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ کردار سازی کا آغاز گھر سے ہوتا ہے، جہاں والدین اولاد کی فکری، روحانی اور اخلاقی نشوونما میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اساتذہ نوجوانوں کی شخصیت کو علمی اور عملی اعتبار سے نکھارتے

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

ہیں۔ رسول اللہؐ نے اپنی امت کو بہترین معلم کی حیثیت سے تعلیم دی اور نوجوانوں کی اصلاح میں شفقت، محبت، حکمت اور تدریج کو اختیار فرمایا۔ قرآنِ مجید میں جناب لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:

"يَا بُنَيَّ اَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۔"[17]

"اے ابن! نماز پڑھیں، بھلائی کا حکم دیں، شر سے منع کریں اور مصیبت پہنچنے پر صبر کریں۔"

یہ آیت نوجوانوں کی تربیت کے بنیادی اصول بیان کرتی ہے، جن میں عبادت، اصلاحِ معاشرہ، صبر اور اعلیٰ اخلاق شامل ہیں۔[18]

رسول اللہؐ نوجوانوں کی اصلاح میں سختی کے بجائے شفقت اور حکمت سے کام لیتے تھے۔ جناب انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دس سال رسول اللہؐ کی خدمت کی، لیکن آپؐ نے کبھی سخت لہجے میں ملامت نہیں فرمائی۔ اس اسلوبِ تربیت نے نوجوانوں کے دلوں میں محبت، اعتماد اور خود اعتمادی پیدا کی، جو کردار سازی کے لیے نہایت ضروری ہے۔[19]

۶۔ علمِ نافع اور مسلسل تعلیم

سیرتِ نبویؐ کے مطابق نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ علمِ نافع کا حصول ہے۔ علم انسان کو حق و باطل میں امتیاز، اخلاقی شعور، فکری پختگی اور عملی بصیرت عطا کرتا ہے۔ رسول اللہؐ نے نوجوان صحابۂ کرامؓ کی علمی تربیت پر خصوصی توجہ دی اور انہیں قرآن، حدیث، فقہ، دعوت اور قیادت کی تعلیم دی۔ جناب عبد اللہ بن عباسؓ، جناب زید بن ثابتؓ، جناب معاذ بن جبلؓ اور جناب عبد اللہ بن عمرؓ جیسے نوجوان علم و عمل کے اعلیٰ نمونے بنے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔[20] یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ صحیح دینی علم نوجوانوں کو فکری گمراہی، انتہاپسندی اور اخلاقی انحراف سے محفوظ رکھتا ہے۔

۷۔ حیا، عفت اور ضبطِ نفس

نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا ساتواں اور نہایت اہم ذریعہ حیا، عفت اور ضبطِ نفس ہے۔ سیرتِ طیبہؐ میں حیا کو ایمان کا لازمی جز قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہؐ خود انتہائی باحیا تھے، اور آپؐ نے نوجوانوں کو بھی پاکدامنی، نگاہوں کی حفاظت اور نفس کی اصلاح کی تعلیم دی۔ موجودہ دور میں جب بے حیائی اور فحاشی مختلف ذرائع سے عام کی جارہی ہے، سیرتِ نبویؐ نوجوانوں کو پاکیزگی، خود احتسابی اور اخلاقی وقار اختیار کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا:

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

"الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔"[21]

"حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

ان تمام ذرائع کا مجموعی جائزہ یہ واضح کرتا ہے کہ سیرتِ نبویؐ میں نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کے لیے جامع اور متوازن نظام موجود ہے۔ صالح صحبت، گھر اور تعلیمی ادارے کی مؤثر تربیت، علمِ نافع، حیا، عفت اور مضبوط اخلاقی اقدار نوجوانوں کی شخصیت کو اس طرح استوار کرتے ہیں کہ وہ معاشرے کے ذمہ دار، باکردار اور مثالی افراد بن کر امت کی تعمیر و ترقی میں مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔

۸۔ دعوت و اصلاح اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر

سیرتِ طیبہؐ کی روشنی میں نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا ایک مؤثر ذریعہ دعوتِ دین، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا شعور ہے۔ اسلام صرف انفرادی اصلاح کا دین نہیں بلکہ ایک ایسے صالح معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے جہاں ہر فرد خیر کے فروغ اور برائی کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کرے۔ جب نوجوان معاشرے میں نیکی کو عام کرنے اور برائی کو روکنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں تو ان کا اپنا کردار بھی مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ دوسروں کی اصلاح کرنے والا خود بھی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ رسول اللہؐ نے نوجوان صحابۂ کرامؓ کو دعوت، تبلیغ، اصلاحِ معاشرہ اور خدمتِ دین کی ذمہ داریاں سونپ کر ان کے اندر احساسِ ذمہ داری، قیادت اور اخلاقی استقامت پیدا کی۔ جناب مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ منورہ کا پہلا داعی بنا کر بھیجنا اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے کہ نوجوان اگر صحیح تربیت حاصل کریں تو وہ معاشرے کی اصلاح میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ قرآنِ مجید ارشاد فرماتا ہے:

"وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔"[22]

"آپ لوگوں میں سے ایک ایسا گروہ ہو جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم صادر کرے اور شر سے منع کرے، یہی کامیاب ترین لوگ ہیں۔"

یہ آیت نوجوانوں کو دعوت، اصلاح اور معاشرتی ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے اور ان کے کردار کو خیر و بھلائی کا سرچشمہ بناتی ہے۔

۹۔ وقت کی قدر اور مثبت مصروفیات

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ وقت کی صحیح منصوبہ بندی اور مثبت سرگرمیوں میں مشغول رہنا ہے۔ سیرتِ نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ نے نوجوانوں کو کبھی بے مقصد زندگی گزارنے کی اجازت نہیں دی، بلکہ انہیں علم، عبادت، دعوت، خدمتِ خلق، جہاد، تجارت اور دیگر مفید کاموں میں مصروف رکھا۔ یہی مثبت مصروفیات نوجوانوں کو بے راہ روی، سستی، فضول مشاغل اور اخلاقی انحراف سے محفوظ رکھتی ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں رہتے ہیں: صحت اور فراغت۔ [23]

یہ حدیث نوجوانوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ اگر فراغت کے اوقات کو مفید سرگرمیوں میں صرف نہ کیا جائے تو یہی وقت اخلاقی گراوٹ اور فکری انحراف کا سبب بن سکتا ہے۔ سیرتِ نبویؐ میں جناب عبداللہ بن عباسؓ، جناب زید بن ثابتؓ، جناب اسامہ بن زیدؓ اور جناب معاذ بن جبلؓ جیسے نوجوانوں کی زندگیاں اس حقیقت کی بہترین مثال ہیں کہ انہوں نے اپنی جوانی کو علم، عبادت، دعوت اور امت کی خدمت میں صرف کیا۔ یہی مثبت طرزِ زندگی ان کے عظیم کردار کی بنیاد بنا۔

۱۰۔ اعتدال، خود احتسابی اور تزکیۂ اخلاق

سیرتِ نبویؐ کی تعلیمات کے مطابق نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا ایک اور بنیادی ذریعہ اعتدال، خود احتسابی اور مسلسل تزکیۂ اخلاق ہے۔ رسول اللہؐ نے ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم دی اور نوجوانوں کو انتہا پسندی، غلو اور افراط و تفریط سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔ اعتدال انسان کو نفسانی خواہشات، غصے، حسد، تکبر اور دیگر اخلاقی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشادِ باری ہے:

"قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا-وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔"[24]

"بے شک وہ انسان فلاح پا گیا جو اپنے نفس کو روکنے والا ہو اور وہ انسان ناکام ہو گیا جو اپنے نفس کو آلودہ کرے۔"

یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ نفس کی اصلاح اور مسلسل خود احتسابی ہی صالح کردار کی بنیاد ہے۔[25] رسول اللہؐ نے نوجوانوں کو دعا، استغفار، ذکرِ الٰہی اور محاسبۂ نفس کی تعلیم دے کر ان کے اندر مسلسل اصلاح کا جذبہ پیدا فرمایا۔ یہی اوصاف انسان کو ہر وقت اپنی غلطیوں کا احساس دلاتے ہیں اور اسے اصلاح کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ جدید ذرائع ابلاغ کا ذمہ دارانہ استعمال

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

موجودہ دور میں نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کے لیے جدید ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال بھی ناگزیر ہے۔ اگرچہ رسول اللہ ؐ کے زمانے میں موجودہ ذرائع ابلاغ موجود نہیں تھے، لیکن آپ ؐ کی تعلیمات گفتگو، معلومات کی ترسیل اور معاشرتی روابط کے ایسے اصول فراہم کرتی ہیں جو ہر دور میں قابلِ عمل ہیں۔ سچائی، تحقیق، حسنِ اخلاق، احترامِ انسانیت اور وقت کی قدر وہ بنیادی اصول ہیں جن کی روشنی میں آج کا نوجوان سوشل میڈیا کو بھی خیر، علم اور اصلاح کا ذریعہ بنا سکتا ہے۔ قرآنِ مجید ارشاد فرماتا ہے:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوا۔"[26]

"اے مومنو! اگر تمہارے پاس خبر لانے والا فاسق ہو تو اس خبر کی بہتر انداز میں تحقیق کر لیں۔"

یہ آیت نوجوانوں کو ہر خبر اور معلومات کی تحقیق کرنے، افواہوں سے بچنے اور ذمہ دارانہ طرزِ عمل اختیار کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔[27] سیرتِ طیبہ ؐ کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کے لیے اسلام نے ایک جامع، متوازن اور عملی نظام پیش کیا ہے۔ ایمان کی مضبوطی، قرآنِ کریم سے تعلق، عبادات، تزکیۂ نفس، صالح صحبت، والدین اور اساتذہ کی مؤثر تربیت، علمِ نافع، حیا، عفت، دعوت و اصلاح، وقت کی قدر، خود احتسابی اور جدید ذرائع ابلاغ کا ذمہ دارانہ استعمال ایسے عملی ذرائع ہیں جو نوجوانوں کو اخلاقی انحراف، فکری انتشار اور معاشرتی برائیوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ؐ نے انہی اصولوں کی بنیاد پر ایسی نسل تیار کی جس نے نہ صرف اپنی شخصیت کو سنوارا بلکہ دنیا بھر میں عدل، امن، علم اور اخلاق کی روشن مثال قائم کی۔ عصرِ حاضر میں بھی اگر نوجوان اپنی زندگی کو سیرتِ نبوی ؐ کے ان سنہری اصولوں کے مطابق استوار کریں تو وہ ایک مضبوط کردار کے حامل، باصلاحیت، باوقار اور ذمہ دار شہری بن سکتے ہیں، جو اپنے خاندان، معاشرے اور امتِ مسلمہ کی ترقی اور استحکام میں مؤثر کردار ادا کریں گے۔

خلاصہ بحث

رسول اللہ ؐ نے اپنی دعوت کے آغاز ہی سے نوجوانوں کی ایمانی، فکری، روحانی اور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی اور انہیں ایمان، تقویٰ، صداقت، امانت، حیا، عفت، عدل، صبر، برداشت، خدمتِ خلق، علمِ نافع اور احساسِ ذمہ داری جیسی اعلیٰ صفات سے آراستہ فرمایا۔ آپ ؐ نے جناب علیؓ، جناب مصعب بن عمیرؓ، جناب اسامہ بن زیدؓ، جناب معاذ بن جبلؓ، جناب عبداللہ بن عباسؓ اور دیگر نوجوان صحابۂ کرامؓ کو اعتماد، قیادت اور ذمہ داری عطا کر کے یہ ثابت کیا کہ باکردار نوجوان ہی قوموں کی حقیقی طاقت ہوتے ہیں۔ سیرتِ نبوی ؐ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کے لیے ایمان کی مضبوطی، قرآنِ کریم سے وابستگی، عبادات کی پابندی، تزکیۂ نفس، صالح صحبت، والدین

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

اور اساتذہ کی مؤثر تربیت، علم و حکمت کا حصول، وقت کا مثبت استعمال، حیا و عفت، خود احتسابی، دعوت و اصلاح کا جذبہ اور جدید ذرائع ابلاغ کا ذمہ دارانہ استعمال ناگزیر ہیں۔ اگر ان اصولوں کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر اختیار کیا جائے تو نوجوان فکری گمراہی، اخلاقی انحراف اور معاشرتی برائیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس تحقیقی مطالعے سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ سیرتِ طیبہ ؐ صرف عبادات یا مذہبی تعلیمات تک محدود نہیں بلکہ نوجوانوں کی شخصیت، کردار، قیادت، سماجی ذمہ داری اور اخلاقی تعمیر کا ایک مکمل اور دائمی نظام فراہم کرتی ہے، جو ہر دور کے نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے اور جس پر عمل کر کے ایک صالح فرد، مضبوط خاندان، مثالی معاشرہ اور ترقی یافتہ امت کی تشکیل ممکن بنائی جاسکتی ہے۔

نتائج بحث

۱۔ سیرتِ طیبہ ؐ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نوجوانوں کے کردار کی تعمیر کا بنیادی سرچشمہ مضبوط ایمان، تقویٰ اور اللہ سے گہرا تعلق ہے۔ جب نوجوان کے اندر خداخوفی اور آخرت کی جوابدہی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے تو وہ خود کو اخلاقی برائیوں، بے راہ روی اور ہر قسم کی بدکرداری سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

۲۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ رسول اللہ ؐ نے نوجوانوں کی کردار سازی کے لیے نظریاتی تعلیم کے ساتھ عملی تربیت کو بھی بنیادی اہمیت دی۔ آپ ؐ نے نوجوان صحابۂ کرامؓ کو اپنی صحبت، حسنِ اخلاق اور عملی نمونے کے ذریعے اس انداز میں تربیت دی کہ وہ معاشرے کے مثالی افراد، مخلص قائدین اور کامیاب داعی بن کر ابھرے۔

۳۔ مطالعے سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم سے مضبوط تعلق، اس کی تلاوت، تدبر اور عملی پیروی نوجوانوں کے کردار کے تحفظ کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ قرآن نوجوانوں کو ایمان، تقویٰ، عدل، دیانت، عفت، حیا اور اعلیٰ اخلاق کی ایسی تعلیم دیتا ہے جو ہر دور کے فتنوں کا مؤثر علاج ہے۔

۴۔ تحقیق سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوئی کہ عبادات، خصوصاً نماز، روزہ، ذکرِ الٰہی اور دعا نوجوانوں کے باطن کی اصلاح اور تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہی عبادات انہیں بے حیائی، جھوٹ، ظلم، بددیانتی اور دیگر اخلاقی برائیوں سے محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

۵۔ اس مطالعے سے ثابت ہوا کہ صالح صحبت، والدین کی مؤثر تربیت، باکردار اساتذہ کی رہنمائی اور دینی ماحول نوجوانوں کی شخصیت سازی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس بری صحبت اور غیر اخلاقی ماحول نوجوانوں کے کردار کو کمزور کرنے کے بڑے اسباب ہیں۔

CC BY

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

۶۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ رسول اللہؐ نے نوجوانوں پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں دعوت، تعلیم، قیادت، قضا اور انتظامی ذمہ داریاں سونپیں، جس سے ان کے اندر خود اعتمادی، احساسِ ذمہ داری، قیادی صلاحیت اور اخلاقی استقامت پیدا ہوئی۔ یہ طرزِ عمل آج کے تعلیمی اور تربیتی نظام کے لیے بھی بہترین نمونہ ہے۔

۷۔ عصرِ حاضر کے چیلنجز، جیسے سوشل میڈیا کا غلط استعمال، فکری انتشار، مادہ پرستی، بے حیائی اور منفی ثقافتی اثرات کا مؤثر حل سیرتِ نبویؐ میں موجود ہے۔ اگر نوجوان نبوی تعلیمات کے مطابق اعتدال، حیا، خود احتسابی اور ذمہ دارانہ طرزِ زندگی اختیار کریں تو وہ ان تمام فتنوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

حوالہ جات

1-Surah Al-Ahzab, 33:21
2-Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir, *Jami‘ al-Bayan ‘an Ta’wil Ay al-Qur’an*, Mu’assasat al-Risalah, Beirut, 1420 AH, Vol: 11, P: 312
3-Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma‘il, *Al-Jami‘ al-Sahih*, Kitab al-Adab, Chapter: “The Statement of Allah: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ…”, Dar Tawq al-Najah, Beirut, 1422 AH, Hadith: 6094
4-Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma‘il, *Al-Jami‘ al-Sahih*, Kitab al-Nikah, Chapter: “Whoever among you is able to marry, should marry,” Hadith: 5066
5-Muslim ibn al-Hajjaj, *Al-Jami‘ al-Sahih*, Kitab al-Fada’il, Chapter: “The Messenger of Allah ﷺ Was the Best of People in Character,” Dar Ihya’ al-Turath al-‘Arabi, Beirut, Hadith: 2309
6-Surah Al-Bayyinah, 98:7
7-Ibn Kathir, Isma‘il ibn ‘Umar, *Tafsir al-Qur’an al-‘Azim*, Dar Taybah, Riyadh, 1422 AH, Vol: 8, P: 122
8-Al-Tirmidhi, Muhammad ibn ‘Isa, *Al-Jami‘*, Kitab Sifat al-Qiyamah, Chapter: “What Has Been Reported Regarding the Protection of Allah,” Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, 1998 CE, Hadith: 2516
9-Surah Al-Isra, 17:9
10-Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir, *Jami‘ al-Bayan ‘an Ta’wil Ay al-Qur’an*, Vol: 14, P: 412

Islamabad Islamicus Research Journal
ISSN: 2707-7225(print), 2707-7233 (online)
Vol 09, No 01, Jan- Jun 2026
Publisher: Islamabad Education & Relief Foundation
Open Access at: www.islamabadislamicus.com
Email:islamabadislamicus@gmail.com
Page No: 1-15

11-Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab Fada'il al-Qur'an, Chapter: "The Best Among You Are Those Who Learn the Qur'an and Teach It," Hadith: 5027
12-Surah Al-'Ankabut, 29:45
13-Ibn Kathir, Isma'il ibn 'Umar, *Tafsir al-Qur'an al-'Azim*, Vol: 9, P: 312
14-Muslim ibn al-Hajjaj, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab al-Salah, Chapter: "What Is to Be Said in Ruku' and Sujud," Hadith: 482
15-Al-Tirmidhi, Muhammad ibn 'Isa, *Al-Jami'*, Kitab al-Zuhd, Chapter: "What Has Been Reported Regarding the Companionship of the Believer," Hadith: 2378
16-Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab al-Dhaba'ih wa al-Sayd, Chapter: "Al-Misk (Musk)," Hadith: 5534
17-Surah Luqman, 31:17
18-Ibn Kathir, Isma'il ibn 'Umar, *Tafsir al-Qur'an al-'Azim*, Vol: 9, P: 189
19-Muslim ibn al-Hajjaj, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab al-Fada'il, Chapter: "The Messenger of Allah ﷺ Was the Best of People in Character," Hadith: 2309
20-Muslim ibn al-Hajjaj, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab al-Zakah, Chapter: "The Prohibition of Begging," Hadith:1037
21-Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab al-Iman, Chapter: "The Matters of Faith," Hadith: 9
22-Surah Aal-e-Imran, 3:104
23-Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab al-Riqaq, Chapter: "There Is No Life Except the Life of the Hereafter," Hadith: 6412
24-Surah Ash-Shams, 91:9–10
25-Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir, *Jami' al-Bayan 'an Ta'wil Ay al-Qur'an*, Vol: 20, P: 312
26-Surah Al-Hujurat, 49:6
27-Ibn Kathir, Isma'il ibn 'Umar, *Tafsir al-Qur'an al-'Azim*, Vol: 10, P: 345